شلوار پر خون کا نشان دیکھا، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی عورت شلوار پر خون کے نشان دیکھے اور اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ نشان واشنگ مشین میں صاف ہوئے تھے یا نہیں یا پہننے کے بعد خون نکلا ہے، تو کیا یہ استحاضہ کہلائے گا؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولاً تو یہ جان لیجئے کہ استحاضہ کا خون بہہ کر نکلے یا اس کے علاوہ خون بہہ کر نکلے، بہر حال وہ ناپاک ہے اور وضو توڑ دیتا ہے، کپڑوں کو لگ کر انہیں ناپاک کر دیتا ہے۔ (ہاں اگر کپڑے پر ایک درہم سے کم لگا تو اس میں پڑھی ہوئی نماز ہوگئی اور اس نماز کو دوہرانا ضروری نہیں اور اگر درہم کے برابر لگا تو بھی نماز ہوگئی مکروہ نماز دوہرانا واجب ہے اور درہم سے زیادہ ہو تو پاک کیے بغیر اس لباس میں نماز نہیں ہوگی)

اور جب مَنی کے علاوہ کوئی اور نجاست جیسے خون لگنے کا وقت معلوم نہ ہو تو وہ اسی وقت کی قرار دی جائے گی جب دیکھی، اس صورت میں پہلے پڑھی ہوئی نمازیں ہوگئیں، انہیں دوہرانا ضروری نہیں اگرچہ نجاست زیادہ لگی ہوئی ہو۔

نیز کپڑے پر خون کا نشان دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ خون لگنے کے بعد کپڑا پانی سے اچھی طرح دھلا ہے یا نہیں؟ کیونکہ دھلے ہوئے نشان اور بے دھلے نشان میں فرق ہوتا ہے۔ اگر ظن غالب ہو جائے کہ خون لگنے کے بعد کپڑا ایسے طریقے سے نہیں دھویا گیا کہ جس طرح دھلنے سے اسے شرعاً پاک کہا جائے تو وہ ناپاک ہے۔

خون آلود کپڑا پاک کرنے کا اصول یہ ہے کہ دھو کر نجاست اور اس کے اثر کو ختم کر دیا جائے، چاہے ایک بار دھونے سے ختم ہو جائے یا تین سے زیادہ بار دھونا پڑے۔ (ہاں اگر نجاست کا اثر مثلاً رنگ یا بو، دور کرنا مشکل ہو تو اس کی معافی ہوگی، ایسے اثر کو دور کرنے کے لئے صابن، سرف، بلیچ یا گرم پانی استعمال کرنا لازم نہیں ہوگا)

کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہ ہونے کے بارے میں بسوط میں ہے: ”من رأی فی ثوبه نجاسة لا یدری متی اصابته لا یلزمه اعادة شیء من الصلوات“ جس نے اپنے کپڑے پر نجاست دیکھی اور نہیں جانتا کہ کب سے لگی ہے، تو کسی نماز کا اعادہ لازم نہیں۔ (المبسوط، ج 1، ص 59، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے: ”ذکر ابن رستم فی نوادره عن أبی حنیفة من وجد فی ثوبه منیا أعاد من آخر ما احتلم وإن کان دما لا یعید لأن دم غیره قد یصیبه، والظاهر أن الاصابة لم تتقدم زمان وجوده فأما منی غیره لا یصیب ثوبه فالظاهر أنه منیه فیعتبر وجوده من وقت وجود سبب خروجه“ ابن رستم نے اپنی نوادر میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ جس نے اپنے کپڑے پر منی پائی تو آخری احتلام سے اب تک کی تمام نمازیں لوٹائے گا اور اگر خون پایا تو اعادہ نہیں، اس لئے کہ خون کسی اور کا بھی اس کے کپڑے کو لگ سکتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ اس خون کا لگنا اس کے پائے جانے کے زمانے سے مقدم نہیں ہوگا، باقی منی کسی غیر کی اس کے کپڑے کو نہیں پہنچ سکتی، اس لیے ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کی منی ہے اور اس کا اعتبار اس کے خروج کے وجود سے کیا جائے گا۔ (البحر الرائق، ج 1، ص 132، مطبوعہ دار الکتاب الاِسلامی)

بہارِ شریعت میں ہے: ”نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کرلینا مستحب ہے۔۔۔ اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقّت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 397، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2292

تاریخ اجراء: 18 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/16 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net